حسرت

جناب عابد رضا صاحب بیدار۔ رضا لائبریری رام پور۔

(۹)

پنجاب :- سفیر ہند - اخبار آریہ لاہور - انڈین گزٹ دہلی -

بمبئی :- آریہ متر، پونا - ملٹری انسپکٹر، پونا -

وسطِ ہند اور راجپوتانہ :- دیس تہاسیا' اجمیر - ویدیودیا' بھرتپور، جین پرکاش فرخ نگر'

بھل اور بل - پیرنا اور تیرنا : مکتوب شوق قدوائی بسلسلہ مضمون ادب الکاتب شوکت بلگرامی کا نوٹ - شوقؔ قدوائی کے خط پر انگلستان' مصر اور جنگ طرابلس - از ایڈیٹر

مشاعرہ مارہرہ

مئی :- • نسیم بھرتپوری (۱۲۷۸ھ تا ۲۷ ۱۳ھ)

• ادب الکاتب والشاعر ۔۔۔

• اُردو زبان کے قدیم گلدستے : پیام لکھنؤ (از جون ۸۳ تا اینڈم)

[تفصیلی مضمون اور پُرانے پرچوں سے بعض غزلیں بھی دی ہیں جن میں شرر کی غزل قابل ذکر ہے]

— منشی محمد نثار حسین کی زندگی شعر و سخن کی خدمت سے شروع ہوئی اور اسی میں ختم ہوگئی - آج سے ۲۹ سال پہلے ۱۸۸۳ء میں انھوں نے رسالہ پیام نکالا تھا۔ پیام یار کی اشاعت کے ساتھ ہی اور بھی کئی رسالے نکلے تھے - مگر وہ سب مٹ گئے اور پیام یار آج تک باقی ہے ...... عطر کی شہر میں صد ہا دکانیں ہیں - مگر منشی نثار حسین صاحب کے لٹریری ذوق اور اُن کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے اُن کی دوکان ہمیشہ ایک علمی اور لٹریری صحبت بنی رہی جس میں مشہور

ریاض ـ جلالؔ مرحوم اور حضرت تسلیم مرحوم رونق افروز ہوتے رہے ۔ اکبر الہ آبادی اکثر کرم فرما رہے ۔ حضرت برہم اور خدا جانے کن کن باکمالوں کی یہاں نشست رہی اور ہندوستان کا کون باکمال شاعر و نثار یا مشہور مصنف ہو جو اس دوکان پر آکر نہ بیٹھا ہو اور اس صحبت سے اُس نے لطف نہ اُٹھایا ہو ۔

..... ملک میں جب ناولوں کا ذوق بڑھا تو اس میں بھی منشی نثار حسین نے بہت کچھ حصّہ لیا ... چنانچہ شررؔ کے سب سے پہلے ناول " دلچسپ " کے دونوں حصّے یکے بعد دیگرے ۱۸۸۴ء میں منشی نثار حسین ہی نے شائع کئے تھے اور اس کے بعد ۱۸۹۴ء میں انھوں نے مولانا شررؔ کے ناول " فردوس بریں " کو پبلک کے سامنے پیش کیا ... ہر ملک میں مذاق ناول بڑھتے دیکھکر اسی سال انھوں نے پیامِ یار میں ناول کا ایک جزو بڑھا دیا ۔ چنانچہ مولانا شررؔ کے مشہور و معروف ناول " مقدس نازنین " اور " فتح اندلس " پیامِ یار ہی کے ساتھ ہو کے تکمیل کو پہونچے ۔

والد مرحوم کے بعد پیامِ یار کا چلنا دشوار معلوم ہوتا ہے ۔ مگر یہ اچھا نہیں معلوم ہوتا کہ وہ اُن کی آنکھ بند ہوتے ہی مٹ جائے اور میں ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہوں ۔

اقتباس تمہید : ماتمی پرچہ مرتبہ اکبر حسین خلف منشی نثار حسین ۱۹۱۰ء منقول حسرت موہانی

- مولانا مولوی آلِ حسن مرحوم (سوانح)

علامہ سید اشہر رضا (ہندوستان میں ورود ، تقاریر اور اُن کی سیاسی پالیسی پر سخت تنقید)

- انتخاب افسوس ،

جون : - حسنؔ بریلوی (۱۲۸۶ھ تا ۱۳۲۶ھ)

- جنگِ طرابلس پر شاعرانہ خیالات ۔
- شمس العلماء ڈاکٹر نذیر احمد مرحوم (انتقال پر کئی صفحے کا تعزیت نامہ ، تفصیل مضمون ماخوذ از " البشیر "
- انتخاب تذکرہ خازن الشعراء ' مولفہ میر جان محمد الہ آبادی ' سید و اجلی تخلص ۱۲۶۰ھ

تاریخ افتتاح ۔ ــــــــــــــــ انشار اور درد مند کے تراجم۔

- ادب الکاتب والشاعر، نمبر ۹
- مثنوی گلدستہ رنگین در صنعت ۔ (سعادت یار خاں رنگین)

جولائی و اگست :۔ صنعت مراد آبادی

انتخاب تذکرہ خازن الشعراء نمبر ۳ (صاحب اور صانع بلگرامی کے تراجم)

تنقید شرح غالب نمبر ا۔ از ناطق لکھنوی (شرح حسرت بر تنقید ادب الکاتب والشاعر نمبر ا

پیام یار ۱۸۸۴ء و ۱۸۸۵ء سے عزیز مرزا مرحوم، بیاں و یزدانی میر تقی کی غزلیں اور ایک مضمون "۱۸۸۴ء کا "چل چلاؤ" اور آغاز ۱۸۸۵ء نقل کئے گئے ہیں۔

تنقید رسائل و کتب :۔

- اسلام و عقلیت مؤلفہ محمد ظریف ایم اے سابق پروفیسر۔ مدرسۃ العلوم علی گڈھ (مصنف کا خیال ہے کہ "پیروان اسلام جب تک عقلیت کے پابند رہے اور ان کا میلان خاطر اعتزال اور دہریت کی جانب رہا اس وقت تک ان کی علمی تمدنی اور سیاسی ترقی کی روز افزونی میں کوئی فرق نہیں پایا لیکن عقلیت کے تنزل کے ساتھ اسلام اور اسلام کے ساتھ مسلمان بھی ہر حیثیت سے پیچھے رہ گئے۔
- زوال بغداد (شرر کا ناول)
- اخبار المبین۔ امرتسر، زیر ادارت سردار محمد اسلم خاں بلوچ (۱۲ نمبر نکل چکے ہیں) ــــ ۱۶ر جولائی کے المبین سے مسلم یونیورسٹی پر ایک شذرہ نقل کیا گیا)
- الہلال کلکتہ (۱۳ر جولائی سے جاری)
- اخبار اسلامک فرنٹیر، نئی جاپان، مدیر برکت اللہ بھوپالی (حکومت ہند نے ہندوستان میں اس کا داخلہ ممنوع قرار دیا ہے۔

ستمبر :۔ ادب الکاتب والشاعر نمبر ۱۱

اسلام اور عقلیت - بجواب محمد ظریف لاہوری

رسالے - رسالہ مرقع عالم، ہردوئی کا دوبارہ اجراء

اکتوبر:- ادب الکاتب والشاعر نمبر ۱۲

بے باک شاہجہانپوری

جواب تنقید اسلام و عقلیت از محمد ظریف

انتخاب و کلیات مہدی علی، ذکی مراد آبادی -

نومبر:- نواب احمد علی خاں رونق ٹونکی

جنگ اور دول یورپ (سلہٹ کے رسالے اَجیٹ سے مسلمان کلکتہ نے لیا اور اس سے انھوں نے) عبدالحلیم آفندی کا جنگی قصیدہ (عربی سے اُردو ترجمہ ماخوذ از وکیل)

ادب الکاتب والشاعر نمبر ۱۳

انتخاب تذکرہ خازن الشعراء

عالم حقیقت از مولانا آزاد سبحانی

تنقید رسائل و کتب:-

کلیات اکبر الہ آبادی، حصہ دوم

رسالہ مرقع شاہجہانپور، ستمبر ۱۲ء سے، زیر) ولی حسین فاضل انصاری)

رسالہ تمدن دہلی (تمدن سے یلدرم کا ایک انشائیہ، کلوپٹرا نقل کیا گیا ہے)

دسمبر:- مولوی سید عبدالرزاق شاکر از نامہ نگار اردوے معلی [۱]

ادب الکاتب والشاعر ۱۴

رسائل و کتب:

---

[۱] یہ مضمون ترتیب و تہذیب کے ساتھ میں نے اردو ادب ۳ ۱۹۵۴ء میں غالب کے ایک اہم شاگرد کے تعارف کے طور پر شائع کر دیا ہے۔

ہفتہ وار اخبار آزاد کانپور (۱۲ر دسمبر ۱۹۱۲ء سے زیر اہتمام دیا نرائن نگم مسلم یونیورسٹی کے متعلق نواب وقار الملک کی رائے (حسرت کو نواب صاحب کی رائے سے اتفاق ہے)

جنگِ بلقان

۱۹۱۳ء (جلد ۱۵)

جنوری :- • میر حسین تسکین (حسرت کتابخانہ رامپور کے نسخہ سے تسکین کا ایک انتخاب شائع کرنا چاہتے تھے جس کا پھر انھیں موقع نہ ملا) لہ

• موت اور بقا :- فتمنوا الموت ان کنتم صادقین - از آزاد سبحانی

— بقا چاہتا ہے تو موت کی آرزو کر کیونکہ موت بقا کا دروازہ ہے

• ادب الکاتب والشاعر، نمبر ۱۵

• تعزیت

بےخود بدایونی (م نومبر ۱۹۱۲ء)

اردو زبان کے قدیم گلدستے :- فتنہ و عطر فتنہ، گورکھپور (جاری ۱۸۸۳ء)

شروع میں صرف فتنہ نکلتا تھا جس میں نثر کے شوخ مضامین ہوتے تھے بعد میں عطر فتنہ حصۂ نظم کے لئے بڑھا دیا گیا۔ اس تقطیع کا ایک پرچہ اسی زمانہ میں فرانس میں بھی نکلتا تھا۔ ۱۸۹۳ء میں یہ بند ہو گیا۔ ۱۹۰۳ء میں حکیم برہم نے پھر ریاض کے پرچہ کو زندہ کیا۔

• رسائل :- رسالہ نقاد آگرہ : یہ سید شاہ نظام الدین دلگیر اکبرآبادی (۱۹۱۲ء کے آغاز سے شروع)

— (حسرت نے مہدی افادی کے "فلسفہ حسن و عشق" کی "حیا سوز شوخی" پر تنقید کی ہے)

لہ معارف جنوری ۱۹۵۳ء میں، میں نے تسکین کا ایک تفصیلی انتخاب شائع کیا ہے جو حسرت کے اس مضمون کے تکملہ کا کام دے سکتا ہے۔

• مسلم یونیورسٹی فاؤنڈیشن کمیٹی کا فیصلہ: کامل پاشا کی پالیسی کا اعادہ

"ہندوستان میں ہم کو کامریڈ کے ایڈیٹر سے ایسی کمزوری کی امید نہ تھی۔ سچ ہے
نامردی و مردی قدمے فاصلہ دارد۔"

• مسلم لیگ اور مسلمانوں کا سیاسی مستقبل:۔

الحمد للہ کہ مسلم لیگ کونسل نے دسمبر ۱۹۱۲ء کے اجلاس میں .... سلف گورنمنٹ
کو اپنا آخری تسلیم کرلیا۔

• جنگ بلقان

فروری و مارچ:۔ علی گڑھ کالج میں بائیکاٹ کی تحریک

دلیر مارہروی۔ از احسن مارہروی

فتنۂ قسطنطنیہ (ترجمہ)

"انوربے" بنثر میں قصیدہ۔ منقول از گزٹ

ادب الکاتب والشاعر نمبر ۱۶

سر جیمس مسٹن کی تقریر گورکھپور (سخت تنقید)

رسائل:۔ "رسالہ القلم" کانپور (جنوری ۱۹۱۳ سے)۔

ضمیمہ اُردوئے معلیٰ:۔ فتوی بائیکاٹ

اپریل:۔ طیش مارہروی۔ از احسن مارہروی

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ از احمد رضا خاں بریلوی۔

لفظ "تم" کی تحقیق۔ از عیش امروہوی

انجمن خدام کعبہ کی تحریک: شوکت علی کی تقریر

رسائل و کتب:۔

رسالہ العصر: لکھنؤ۔ ایڈیٹر پیارے لال شاکر۔

روزنامچہ سیاحت : از خواجہ غلام الثقلین

مباحثہ، گلزار نسیم میں معرکہ چکبست و شرر : مرتبہ محمد شفیع شیرازی۔

لغات جدیدہ : از سید سلیمان ندوی

خیالات عزیز : از عزیز مرزا

شذرات :۔ • علیگڈھ انسٹیٹیوٹ کا مستقبل

۱۹۰۷ء سے پہلے سلیم اور پھر مقتدی خاں اسے چلاتے رہے مگر اب جب نواب محمد اسحق خاں نے سکریٹری کالج کا چارج ۳ مارچ سے لے لیا ہے تو ڈر ہے کہ گزٹ کا وہ درجہ قائم نہ رہ سکے گا۔" برطانیہ کے ایک پنشن خوار ملازم سے کسی قسم کی سیاسی آزاد خیالی کی توقع رکھنا بالکل فضول ہے۔"

• گروکل کانگڑی

• مولانا شبلی کی کمزوری (طالب علم ندوہ عبد الکریم کا کیس)

• تحریک مقاطعہ کے لئے فتویٰ

مئی و جون :۔ ہجر شاہجہان پوری : از حضرت رسا

لفظ "نم" کی تحقیق : از سلیم طباطبائی۔

اردو پریس کا خاتمہ۔ از حسرت موہانی

علی گڈھ کالج سے سید ہاشمی کا اخراج۔ پرنسپل ٹول کی شرارت اور ڈاکٹر ضیاء الدین کی حماقت (ہاشمی فرید آبادی کے ترکی حمایت رویہ کے سلسلہ پر کالج سے اخراج پر) [۱]

رسائل و کتب :۔ اخبار توحید میرٹھ۔ ایڈیٹر خواجہ حسن نظامی (۱۶ اپریل ۱۹۱۲ء سے جاری) شیخ عبد اللہ کا پمفلٹ : ترکی تمسکات کی خریداری کے خلاف (اس پر حسرت نے سخت تنقید کی ہے) اور نواب محمد اسحاق خاں اور شیخ عبد اللہ کی اسلامی بے حمیتی اور انگریز پرستی پر

---

[۱] یہ مضمون ضمیموں میں ملاحظہ ہو۔

لعن طعن کی ہے۔

نوٹ:۔ جولائی کا "اردوئے معلیٰ" اردو پریس چونکہ ۱۵ رمئی سے بند ہو جائے گا اس جولائی کا پرچہ کسی دوسرے مطبع سے اس پرچہ سے بہتر چھپکر شائع ہوگا۔

ضمیمہ اردوئے معلیٰ:۔ دستور العمل انجمن خدام کعبہ۔

——— لیکن اس کے بعد اردوئے معلیٰ ۱۲ سال تک نہ نکل سکا! اردوئے معلیٰ کی جگہ سہ ماہی تذکرۃ الشعراء گرتا پڑتا نکلتا رہا اور ۱۹۲۰ء کے بعد اس کا کوئی نشان ہی نہیں ملتا۔

"مئی ۱۹۱۳ء میں حکومت نے اردو پریس سے ۳۰۰۰ کی ضمانت طلب کی جو ادا نہیں کی گئی اس لئے اردو پریس کا خاتمہ ہوگیا اور اس کے ساتھ رسالہ اردوئے معلیٰ اپنا فرض ادا کرچکا چنانچہ اس کا اظہار آخری رسالہ میں بھی ہو چکا ہے۔ البتہ ادبی حیثیت سے اس کے بہت سے مقاصد ناتمام رہ گئے۔ جن کی تکمیل کے لئے یہ تذکرہ کتابی صورت میں شائع کیا جاتا ہے۔ فی الحال اس کتاب کے ہر سال، چار جزاور ہر جز میں کم سے کم سنو صفحے شائع ہوا کریں گے اور ان ہر چہار اجزار کی پیشگی قیمت ؏ مع محصول لی جائے گی۔

ہر جز میں کچھ حصہ تذکرۃ الشعراء کا ہوگا، باقی اوراق میں کلامِ اساتذہ کا انتخاب ہوگا جس کا بیشتر حصہ اس وقت تک غیر مطبوعہ اور کمیاب ہے، امید ہے کہ ناظرین اس تلاش اور کاوش کی داد دیکر ہماری ہمت افزائی فرمائیں گے۔

.... تذکرہ شعراء و انتخاب دواوین کے علاوہ اس کتاب میں کبھی کبھی ادبی مضامین، تنقید کتب اور موجودہ شعرائے نامآور کی اردو غزلیں بھی شائع ہوا کریں گی۔ غرضکہ کتاب کو ہر طرح سے دلچسپ بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ وماتوفیقی الا باللہ۔"[1]

(باقی)

---

[1] تذکرۃ الشعراء، جز و اول، کی تمہید "گزارش حال"